باب#۱۲۱

یہود کو ابراہیم علیہ السلام کی دعوت سے تذکیر

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ [آیات: ۱۲۴تا۱۴۱]

۲۰۶ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں برکت

۲۰۸ دو نبیوں کی دعا جس کی قبولیت میں ڈھائی ہزار برس لگے

۲۱۰ یہودیت اور عیسائیت کیسے وجود میں آئیں

۲۱۲ صحابہ کا ایمان اور اللہ کا رنگ

۲۱۳ ایک سعید گروہ؛ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ

باب#۱۲۱

یہود کو ابراہیم علیہ السلام کی دعوت سے تذکیر

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ [آیات: ۱۲۴ تا ۱۴۱]

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں برکت

بنو اسرائیل کا تذکرہ پچھلے رکوع میں ختم ہوا، اب یہاں سے ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کا تذکرہ ہے، ابراہیمؑ وہ ہستی ہیں جو مشرکین عرب، یہود اور مسلمان تینوں کے لیے محترم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اُردن میں اپنے بھتیجے لُوط علیہ السلام کو، شام و فلسطین میں اپنے چھوٹے بیٹے اسحاق علیہ السلام کو، اور موجودہ سعودی عرب میں اپنے بڑے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو دین کی اشاعت کے لیے مقرر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکّے میں کعبۃ اللہ کی تعمیر کی۔ دونوں بیٹوں سے دو نسلیں چلیں جن کی تعداد میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی اور چند ہی صدیوں میں یہ تعداد لاکھوں سے تجاوز کر کے کروڑ کے قریب آ گئی۔ اسماعیلؑ کی نسل بنو اسماعیل کہلائی اور اسحاقؑ کی اولاد اُن کے بیٹے یعقوبؑ کے نام پر مشہور ہوئی، جیسا کہ اُن کا نام اسرائیل تھا تو یہ شاخ بنو اسرائیل کہلائی۔ اس نسل کو دنیا کے لیے رُشد و امامت کا منصب ملا۔ اِسی میں انبیا پیدا ہوتے رہے، نصاریٰ اور یہود اِنھیں میں سے نکلے۔ پچھلے دس رکوعات میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے سامنے بنو اسرائیل کی تاریخی فردِ جُرم اور ان کی وہ موجودہ حالت، تفصیل سے بیان کی۔

عرب کے تمام طبقات مشرکین، نصاریٰ اور یہود ابراہیمؑ کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر کرتے تھے، اگلی آیات میں اُن کا تذکرہ تمام گروہوں بشمول اہلِ ایمان کے دلوں میں ابراہیم علیہ السلام کی دعوت اور اِس راہ میں اُن کی محنت سے محبت پیدا کرنے اور اُسی دعوت کی طرف پلٹنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

وَ اِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ اور یاد کرو کہ جب ابرٰہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ اُن تمام میں بھرپور کامیاب نکلا، تو اُس کے رب نے اُس سے کہا کہ میں تجھے انسانوں کا امام و رہ نما بنانے والا ہوں۔ ابرٰہیمؑ نے التجا کی کہ چہ عجب یہی وعدہ میری اولاد میں

بھی چلتا رہے!

جواب دیا گیا کہ میرا وعدہ حد سے گزر جانے والے گناہ گار اور مشرک ظالموں سے نہیں
ہے"۱۲۳ ○ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ
عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ اور یاد کرو کہ جب ہم نے شہر مکہ میں ابراہیمؑ کے تعمیر کردہ گھر، کعبۃ اللہ کو
لوگوں کے لیے ہر جانب سے جمع ہونے کے لیے چہار جانب بدامنی کے علاقوں کے درمیان
جائے امن بنادیا تھا اور عام منادی کردی تھی کہ ابراہیمؑ جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس مقام
کو صلوٰۃ ادا کرنے کی خصوصی جگہ بنالو، معمارانِ بیت الحرام، ابرہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا تھا کہ وہ
اور اُن کے پیچھے آنے والے، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے
والوں کے لیے میرے اس گھر کو شرک وبدعات کی آلائشوں سے پاک رکھیں گے ○

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ
الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو کہ جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب، اس
شہر کو امن والا بنادینا اور اس کی آبادی میں سے جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہوں،

۱۲۳ اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے برگزیدہ نبی کو اُس کی درخواست و سوال کے باوجود اُس کی اولاد کو بغیر شرک سے پاک ایمان اور اعمال صالحہ کے کوئی اعزاز و مقام دینے سے صاف انکار کردیا۔ نبی بھی ایسا برگزیدہ نبی جس پر اُس نے اپنی برکت اور نعمتیں تمام کردیں، اور اتنی کردی کہ جب ہمیں نبی ﷺ پر سلامتی اور برکت بھیجنے کی تعلیم دی تو دعا کے الفاظ یہ سکھائے کہ اے اللہ محمد ﷺ پر ایسی برکت اور سلامتی بھیج جیسی کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی تھی لیکن جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی بخشش کا پروانہ چاہا تو اللہ تبارک و تعالٰی نے غیر مشروط پروانہ دینے سے انکار کردیا اور کہا لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ یہ اللہ تعالٰی کی سنت ہے کہ وہ مشرک ظالموں کو خواہ وہ نبی کے سگے ہی کیوں نہ ہوں، معاف نہیں فرماتا اُن کا ہمیشگی کا ٹھکانہ جہنم ہی ٹھہرتا ہے۔ اُس نے نوح علیہ السلام کے بیٹے، لوط علیہ السلام کی بیوی اور خود نبی ﷺ کے سگے چچاؤں کے ساتھ اس معاملے میں نرمی سے انکار کردیا۔

اُنھیں ہر قسم کے پھلوں کی روزی دینا۔ اللہ نے جواب میں، اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی بابت فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا قلیل سامان تو میں کافر کو بھی دوں گا، مگر آخر کار اُسے بے بس کر کے آتشِ دوزخ کی طرف لے آؤں گا، اور وہ رہنے کے لیے کیا ہی بدترین مقام ہے! ○

دو نبیوں کی دعا جس کی قبولیت میں ڈھائی ہزار برس لگے

اب قرآن دنیا کے دو عظیم انسانوں کی ایک دعا بیان فرماتا ہے، دو نبی جنھیں آج دنیا کی دو تہائی سے زیادہ آبادی [تمام مواحد ادیان کے ماننے والے: اسلام، نصرانیت، یہودیت] اپنا بزرگ مانتی ہے۔ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام، دونوں باپ بیٹے اللہ کی عبادت کے لیے اُس کا گھر تعمیر کر رہے ہیں اور اینٹیں لگاتے جاتے اور مناجات پڑھتے جاتے ہیں۔ اس مناجات کا کلائمکس یہ ہے کہ "خود اُنھیں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرمائیو جو انھیں تیری آیات سنائے، اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔" یہ دعا ڈھائی ہزار برس بعد پوری ہوئی۔

وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰھٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡھِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ اور یاد کرو جب دونوں باپ بیٹے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اِس گھر کی بنیادیں رکھ رہے تھے، تو اپنے رب کے حضور یہ مناجات بھی کرتے جاتے تھے کہ...

- اے ہمارے پروردگار تعمیر کی اس محنت کو تو ہماری جانب سے قبول فرما،
- تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے! ○
- اے ہمارے رب، ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار [مسلم] بنا،
- ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک مسلم امت برپا کر اور
- ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا، اور

➢ ہماری جانب سے ہو جانے والی کوتاہیوں پر ہماری توبہ قبول فرما، تو بڑا ہی معاف کرنے والا اور ہمیشہ
رحم فرمانے والا ہے ○ اور اے ہمارے رب،

➢ اس بیت الحرام کے گرد بسنے والی ہماری نسل کے لوگوں میں سے

➢ خود اُنھیں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرمائیو ۱۲۴،

➢ جو اُنھیں تیری آیات سنائے،

➢ اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور

➢ ان کا تزکیہ کرے۔

➢ بلا شبہ تُو ہر کام کے لیے بڑا ہی مقتدر اور حکیم ہے ○ ۱۵۶ ۱۵۶

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ابراہیم کے اس ایمان، اخلاص و محنت اور کار گزاریوں
کو جاننے کے بعد، سوائے اپنی جان کو نری حماقت کے سپرد کرنے والے جاہل کے اور کون ہو سکتا
ہے، جو ملتِ ابراہیمؑ کے طریقے [دین ابراہیم] سے دوری اختیار کرے؟ ابراہیمؑ تو وہ حسین
شخصیت ہے، جس کو ہم نے ساری دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ اور عزت و بزرگی کے لیے منتخب کیا
تھا اور بلا شبہ آخرت میں بھی وہ صالحین کے درمیان ہو گا ○ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ جب کبھی اُس کے رب نے اُس سے کہا کہ اپنے آپ کو حوالے
کر دے تو اس نے فوراً کہا کہ میں نے اپنے آپ کو پروردگار عالم کے حوالے کیا۔ ○

---

۱۲۴ یہ ایک ایسی دعا ہے کہ جو دعا مانگی جانے کے ڈھائی ہزار برس بعد اُس وقت قبول ہوئی، جب اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں آخری رسول محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اگرچہ ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے چھوٹے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں عیسیٰ علیہ السلام کی آمد تک ہزاروں نبی آئے ہر چند کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ضرور تھے مگر دعا مانگنے والوں میں سے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد نہ تھے۔

چشمِ تصور میں لائیے، دونوں بزرگ مل کر تعمیرِ کعبہ میں مصروف ہیں اور رَبَّنَا، رَبَّنَا کی پیہم تکرار کے ساتھ دونوں معمارانِ حرم اپنے مالک سے، جس کا گھر بنا رہے تھے، اُسی سے اپنی اجرت طلب کر رہے تھے؛ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والی...... صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم...... ایک ہی واحد ہستی ہے جو اُن دونوں بزرگوں کے واسطے سے اِس دنیا میں آئی۔

یہودیت اور عیسائیت کیسے وجود میں آئیں؟

یہود اپنے علمی رعب میں لے کر اہلِ یثرب کو اسلام کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے خود اُن کی حقیقت کھول دی کہ یہودیت اور عیسائیت کے لیے اللہ کے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔اگلی دو آیات میں ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے پوتے یعقوب علیہ السلام کی اموات کے اوقات کا تذکرہ ہے، جب اِن دونوں بزرگوں نے اپنی اولادوں کو مرتے ہوئے وصیت فرمائی تھی۔ یہ دونوں وصیتیں اِس کی گواہی دیتی ہیں کہ اُنھوں نے اپنی اولاد کو تادمِ مرگ مسلم رہنے کی ہدایت کی تھی۔ یہ لوگ بعد میں فرقوں میں بٹ گئے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد واضح دو فرقوں میں بٹے، جو انجام کار دو مختلف مذاہب یہودیت اور نصرانیت میں تبدیل ہو گئے۔اور دینِ اسلام جس پر تا دمِ زندگی قایم رہنے کی وصیتیں کی گئی تھیں فراموش کر دی گئیں۔ کیسی ستم ظریفی ہے کہ آج اسلام بھی انسائیکلوپیڈیاز میں سنّی اسلام اور شیعہ اسلام کے نام سے بیان کیا جاتا ہے۔

وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اور ابراہیم نے اسی طریقے پر [دین پر] چلنے کی وصیت اپنی اولاد کو بھی کی تھی اور اسی بات کی وصیت اُس کے پوتے یعقوبؑ [اسرائیلؑ] نے اپنی اولاد کو کی: میرے بیٹو، اللہ نے تمھارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے۔ لٰہذا بہر طور اسلام کی حالت ہی میں تمھیں ایک مسلم کی موت آنی چاہیے ○

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ پھر کیا تم اس وقت موجود تھے [۱۲۵] جب یعقوب پر موت آئی؟ اس نے مرتے وقت

---

۱۲۵ یہود سے سوال کیا جا رہا ہے کہ جن کی اولاد ہونے کا، جن کے متبع فرمان ہونے کا، جن کے طریقے پر چلنے کے تم دعوے دار ہو؛ یعنی یعقوب علیہ السلام، کیا تم اُس کی موت کے وقت اُس کے سرہانے موجود نہیں تھے؟ یقیناً تمھارے بزرگ جن کی تم اولاد ہو، یعنی یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے اُس وقت اُن کی موت اور وصیت کے شاہد تھے۔ اُنھوں نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ "میرے بعد تم کس کی عبادت و بندگی کرو گے؟ اُن

اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت و بندگی کروگے؟ اُن سب نے جواب دیا ہم
تیرے معبود کی بندگی کریں گے، اور تیرے آبا، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی، جو ایک
الٰہ واحد ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں ○
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ یہ، جن کا تذکرہ ہوا، برگزیدہ اہلِ ایمان کا ایک گروہ تھا، جو گزر گیا۔ جو کچھ
انھوں نے اپنی آخرت کے لیے کمایا۔ وہ ان کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمھارے لیے
ہے، آگاہ رہو کہ اُن سے نسبت جوڑ کر اُن کے نیک اعمال کی کمائی سے کوئی حصہ تمھیں نہ مل سکے
گا، تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا بڑے نیک کام کرتے تھے، تم سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا
لے کر آئے ہو؟ ○
وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ اور کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی بنو تو تب ہی ہدایت پاسکو گے۔ ان سے کہو،
نہیں، بلکہ ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی اختیار کرو اور ابراہیمؑ تمھاری طرح مشرکوں میں سے نہ تھا ○
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ
وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۖ٘ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ اے محمدؐ کے ساتھیو! کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس
ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اُن کی اولاد کی
طرف نازل ہوئی تھی اور وہی جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف
سے دی گئی تھی۔ ہم ان سب نبیوں کی جانب سے پیش کردہ ہدایت میں سے کسی کے درمیان کوئی

سب نے جواب دیا ہم تیرے معبود کی بندگی کریں گے، اور تیرے آبا، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود
کی" گویا اُن کا آپس میں کوئی اختلاف نہ تھا اور وہ اپنے دادا اسحاقؑ، دادا کے بھائی اسماعیلؑ اور اپنے پردادا ابراہیمؑ کے
دین کو ایک ہی جانتے تھے اور اُسی پر مرنے کا عزم رکھتے تھے۔ بین السطور یہود سے سوال کیا جارہا ہے کہ
تمھیں کیا ہوا کہ اگر آج بنواسماعیل میں سے ایک نبی اُٹھا دیا گیا جو اُسی دین کی تجدید کررہا ہے جو تمھارا ابھی دینِ
اصلی ہے، جو اللہ کا دین ہے اور تم اِس کی مخالفت کررہے ہو!

فرق نہیں پاتے اور ہم اللہ کے فرماں بردار، مسلم ہیں ○

صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان اور اللہ کا رنگ

جاری گفتگو کا اختتام یوں ہو رہا ہے کہ یہود ہوں یا نصاریٰ یا منافقین، کسی کا ایمان اُس وقت تک قابلِ قبول نہیں جب تک وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے معیارِ ایمان پر نہ ہو، اور اگلے ہی جملے میں کہا گیا کہ اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ، گویا صحابہ رضی اللہ عنہم کا رنگ، اللہ ہی کا مطلوب رنگ ہے۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ اے اہلِ ایمان! پھر اگر مدینے میں موجود یہ منکرین، جن سے گزشتہ آیات میں طویل مکالمہ ہوتا رہا ہے، اسی طرح ایمان لائیں، جس طرح تم اخلاص کے ساتھ بغیر کسی تردد، تحفظات اور بغیر کسی دباؤ کے ایمان لائے ہو، تو ہدایت پر ہیں، اور اگر اس سے منہ موڑ لیں، تو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کھلی کھلی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ پس عن قریب اللہ اُن کے مقابلے میں تمھارے لیے کفایت کرے گا، وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ ان سے کہو کہ اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا[126]؟ اور ہم محمدؐ کے ساتھی تو اُسی ایک اللہ کی عبادت و بندگی کرنے والے ہیں ○ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اے نبی! ان یہود سے کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے حجت کر رہے ہو، دراں حالیکہ وہی ہمارا بھی رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے۔ تم میری رسالت اور صداقت سے

---

۱۲۶ جب کوئی آدمی یہودیت اختیار کرتا تو وہ غُسل کرتا اِس غُسل کا استعارہ یہ تھا کہ گویا اس کے گناہ دُھل گئے اور اس کی زندگی نے ایک نیا پیرہن [نئے رنگ کا لباس] اختیار کر لیا۔ اسلام اختیار کرنے پر بھی غُسل کیا جاتا ہے۔ یہی چیز مسیحیوں کے یہاں ہے جس کو وہ اِصطباغ یا بپتسمہ کہتے ہیں یہ اصطباغ نو زائیدہ بچّوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اہلِ کتاب سے قرآن کہتا ہے کہ اس اصطباغ کے ساتھ اللہ کا حقیقی رنگ اختیار کرو، جو ہر شرک سے منہ موڑ کر اللہ کی کامل بندگی اختیار کرنے سے چڑھتا ہے، جس کا نمونہ ابراہیمؑ کی اللہ کو کامل سپردگی تھا اور جس کی دعوت رسول اللہ محمد ﷺ دے رہے ہیں۔

خوب واقف ہو ، بحث کا اب کیا موقع باقی ہے؛ ہمارے اعمال ہمارے لیے تمھارے اعمال تمھارے لیے، اور ہم تو بس خالص اُسی ایک اللہ کے لیے ہیں ○

أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ

گفتگو اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے، کچھ لوگ فرقہ بندی میں اتنے آگے نکل جاتے ہیں کہ اُن کے دلائل وافکار وہی معلوم ہوتے ہیں جو کل گم راہ لوگ دیا کرتے تھے......... اِن سے کوئی پوچھے کہ محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تمھارے فرقے سے تھے یا مقابل فرقے سے؟

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهِمَ وَ إِسْمٰعِيلَ وَ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ وَ الْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ یہودیت اور نصرانیت سے باہر ہدایت کے انکار سے تمھارا مطلب کیا ہے؟ کیا تمھارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اُن کی اولاد ساری کی ساری یہودی تھی یا نصرانی؟ اِن سے پوچھو کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا، جس کے پاس محمدؐ کی رسالت کی صداقت کا اعلان کرنے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے؟ تمھاری کتمانِ حق کی روش سے اللہ غافل تو نہیں ہے ○

﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾ یہ تو نبیوں کا ایک سعید گروہ تھا، جو گزر گیا۔ اُن کی کمائی ان کے لیے تھی
۱۶۶ اور تمھاری کمائی تمھارے لیے ہو گی۔ اُن کی کمائی تمھارے کام نہ آ سکے گی، تم سے ان کے اعمال کے متعلق کوئی بھی بات نہیں ہو گی ○ ۱۶۶ ۔

☆☆☆☆☆